سوال

کیا شریعت بیوی کواپنے خاوند سے دریافت کرنے سے منع کرتی ہے کہ وہ کہاں جارہا ہے، کیا شریعت میں بیوی کےلیے ایسے سوالات کرنا حرام ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

شریعت اسلامیہ نے خاوند اور بیوی دونوں پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آئیں اور آپس میں اچھے طریقہ سے بودوباش اختیار کریں

ابن کثیر رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"قولہ عزوجل :

اوران (بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقہ سے بودوباش اختیار کروالنساء (19).

یعنی حسب استطاعت بیوی کواچھی بات کہو، اوراپنے افعال میں بھی اچھائی اختیار کرو، اوراپنی شکل وصورت بھی اچھی بناؤ، جیسا آپ خود چاہتے ہیں کہ وہ آپ کےلیے یہ سب کچھ کرے، توبالکل اسی طرح آپ بھی وہی کچھ کریں جواس سے چاہتے ہیں

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران (عورتوں) کے بھی بالکل اسی طرح حقوق ہیں جس طرح ان پر حقوق ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ البقرۃ (228).

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (242/2).

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ خاوند اور بیوی کے حقوق میں فرق پایا جاتا ہے، اور اسی طرح بیوی اور خاوند کی طبیعت میں بھی فرق ہوتا ہے

مثلا بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، لیکن خاوند کےلیے ایسا نہیں کہ وہ بھی اپنی بیوی سے اجازت لے کر اوراسے بتا کر ہی جائے

اسی طرح بیوی اپنے خاوند کے گھر میں کسی ایسے شخص کوداخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی جسے خاوند پسند نہیں کرتا، لیکن یہ چیز خاوند کےلیے نہیں ہے کہ وہ بھی بیوی کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ داخل ہونے دے

اس کے علاوہ ازدواجی زندگی میں اور بھی کئی ایک معاملات ایسے ہیں جنہیں خاوند جانتا ہے اور شریعت مطہرہ نے اسے بیان کیا ہے، یا پھر عرف عام میں عادتا معروف ہیں

کسی بھی عرف میں اور نہ ہی شریعت الہی میں یہ چیز معروف ہے کہ بیوی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا خاوند کہاں جارہا ہے، اور کہاں نکل رہا ہے؛ کیونکہ اصل میں خاوند نے توکئی کاموں اور مصلحتوں کےلیے گھر سے جانا ہوتا ہے؛ ان کا تعلق کام کاج سے بھی ہوتا ہے اور عبادت سے بھی اور صلہ رحمی کے ساتھ بھی، اس لیے یہ ناممکن ہے کہ

بیوی کو حق دیا جاسکے کہ خاوند جاتے وقت بیوی کو بتا کر جائے کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور کس کام کے لیے نکل رہا ہے

اور یہ چیز طبعی طور پر بیوی کے لیے نہیں ہے کیونکہ وہ تو گھر سے نادر ہی نکل کر جاتی ہے، اور اس لیے بھی کہ اس کے سارے امور اور معاملات تو گھر کے ساتھ ہی وابستہ ہیں

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ بیوی کے لیے خاوند سے دریافت کرنا حرام ہوگا کہ وہ کہاں جا رہا ہے، بلکہ ابھی تک لوگ دیکھتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو بتا کر جاتا ہے، اور خاص کر جوانی کی عمر میں

یا پھر ہوسکتا ہے اس کا تعلق صرف خاوند کے ساتھ ہو یا پھر اس کی کوئی سوکن ہو، اور وہ ڈرتی ہو کہ کہیں وہ اس کی باری میں دوسری بیوی کے پاس نہ چلا جائے، یا اسے خدشہ ہو کہ خاوند کا سلوک پسندیدہ نہ ہو

لیکن یہ چیز قبول اور تحمل کی حدود میں رہنا چاہیے جبکہ خروج قلیل ہو، اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہو، لیکن یہ عام طبیعت نہیں بن سکتی کہ وہ جب بھی گھر میں آئے یا گھر سے نکلے تو بیوی کو بتا کر جائے، کیونکہ ایسا تو کوئی خاوند برداشت نہیں کرسکتا یا پھر اس سے اچھی زندگی بسر نہیں ہوسکتی

لیکن ہم خاوند کو تنبیہ کرتے ہیں کہ ان کے لیے بہتر اور افضل یہی ہے کہ جب زیادہ مدت کے لیے جا رہے ہوں تو وہ اپنی بیویوں کو بتا کر جائیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، یا پھر وہ ایسی جگہ اور ایسے کام کے لیے جا رہا ہو جو خطرناک ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بہت سارے فوائد پائے جاتے ہیں :

اول :

اس سے بیوی کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا ہے، اور اسے وہ اہمیت دی جائیگی جس کا ایک شریک حیاۃ مستحق ہوتا ہے

دوم :

زیادہ مدت دور اور غائب رہنے کی بنا پر بیوی کو جو پریشانی لاحق ہوگی اس سے بیوی بچ جائیگی

سوم :

اگر خاوند خطرناک جگہ گیا ہو اور طویل عرصہ تک واپس نہ آئے تو پھر اسے جلدی تلاش کیا جاسکتا ہے، مثلا امن و عامہ کے محکمہ سے رابطہ کر کے، یا پھر ایسے مد مقابل سے ملاقات کر کے جس سے اسے خطرہ تھا، یا پھر کسی ایسی جگہ گیا ہو جہاں کا امن و امان ہی بحال نہیں

بعض جگھوں پر جانے کا بیوی کو بتانے میں پہل کرنا بہت ہی اچھی بات ہے اور اس میں خیر ہے قبل اس کے کہ بیوی خود دریافت کرے

ہماری تو رائے یہی ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بیوی کو اعتماد میں لینا اور اسے بتانا ازدواجی تعلقات میں بہتری اور تقویت کا باعث بنتا ہے، اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت و الفت اور تعلق میں اضافہ کا باعث ہے

ہم بیوی کو تنبیہ کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے اجتناب کرتے ہیں کہ جب بھی خاوند گھر سے جانے لگے یا پھر نکلے تو وہ ہر بار اس سے دریافت مت کرے کہ وہ کہاں جا رہا ہے کیونکہ ایسے سوالات عام طور پر خاوند کو اچھے نہیں لگتے اس لیے عقل و دانش رکھنے والی اور تجربہ کار مائیں اپنی بیٹیوں کو شادی سے قبل ہی بتا دیتی ہیں کہ وہ خاوند سے اس طرح کے سوالات مت کریں

اسی طرح ہم اپنی فاضلہ بہنوں کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوندوں کو بعض اوقات چاہے زیادہ ہی ہو نصیحت کیا کریں کہ وہ گھر سے کمائی وغیرہ یا پھر شب بیداری کے لیے نکلنے میں

اللہ کا خوف کریں

امید ہے اس طرح کی نصیحت کسی ایک خاوند کی ہدایت کا سبب بن جائے اور وہ حرام کام سے باز آجائے یا پھر واجب کو ترک کرنے سے اجتناب کرے

خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق کو جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (10680) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور یہ معلوم کرنے کے لیے کہ عورت اپنے خاوند کی اطاعت کیوں کرتی ہے سوال نمبر (13661) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا گھر سے نکلنے کا حکم جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (69937) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

148449